ولولا محمد ما خلقتک

"اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو (اے آدم!) میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا"

حدیثِ لولاک

مؤلف

حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

ناشر

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

نور آباد - فتح گڑھ سیالکوٹ

ولولا محمد ما خلقتک

"اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو (اے آدم!) میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا"

حدیث لولاک

مؤلف

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

ناشر

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

052.3251719,03227292763
0323.7148994

نام کتاب	حدیث لولاک
مؤلف	حضرت مولانا حافظ محمد اشرف مجددی
کمپوزنگ	حافظ محمد اخلاق مجددیہ کمپوزنگ سنٹر نورآبا،سیالکوٹ 052.3251719
ناشر	مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نورآباد سیالکوٹ
تعداد	گیارہ سو
بار	اول
قیمت	
تاریخ اشاعت	رجب ۱۴۳۴ھ/جون ۲۰۱۳ء

ملنے کا پتہ

۱- مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ نورآباد سیالکوٹ

۲- جامع مسجد فیکٹریا ایریا ،سیالکوٹ

052.3251719,03237148994,03227292763

فہرست

بسم الله الرحمن الرحیم

عرض اول

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے ہر چیز کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا۔

(البقرۃ، ۲۹)

ترجمہ: وہی (اللہ) ہے کہ جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔

رب کریم نے تیرہویں پارے میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ، وَسَخَّرَلَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَلَكُمُ الْاَنْهٰرَ۔ وَسَخَّرَلَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ، وَسَخَّرَلَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۔

(ابراہیم ۳۲، ۳۳)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل پیدا کیے تمہارے کھانے کیلیے اور تمہارے (نفع کے) لیے کشتی (اور جہاز)

کام میں لگائے تا کہ وہ اللہ کے حکم سے سمندر میں چلیں اور نہروں کو تمہارے کام میں لگا دیا۔اور تمہارے (فائدے) کے لیے سورج اور چاند کام میں لگائے جو (اپنی چال پر) برابر چل رہے ہیں اور تمہارے (فائدے کے) لیے رات اور دن کام میں لگائے۔

ف:ان آیات سے ثابت ہوا کہ زمین و آسمان یہ ساری کائنات انسانوں کے لیے پیدا کی گئی ہے اگر انسان کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو یہ کائنات بھی نہ ہوتی۔ذرا غور کریں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا اور تمام انبیاء کا امام بنایا اور تمام انسانوں کا شفیع بنایا اگر وہی نہ ہوتا تو کائنات ارض و سما کس لیے ہوتی اور کیا ہوتی، حدیث لولاک میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔اس کا بیان آسمانی صحیفوں میں بھی ہے اس کے بعد انسان کو یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ انسانوں کو اور جنوں کو اللہ تعالیٰ نے کیوں پیدا کیا اس حقیقت کو جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے، خالق کائنات کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ۔

(الذریت۔۵۶)

ترجمہ:اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

حدیث لولاک کی تائید حدیث نور سے بھی ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کا نور پیدا کیا اور پھر ساری کائنات زمین تا عرش اسی نور سے پیدا فرمائی۔صاف ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا نور نہ پیدا کیا جاتا تو کائنات بھی نہ ہوتی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ کی شرح میں فرمایا ہے: وقد خلق اللہ تعالیٰ لھم ما فی الارض وسخرلھم الشمس والقمر

والليل والنهار وغير ذلك، واما الحديث القدسی المشهود " لولاك لما خلقت الافلاك " فليس له اصل لكن معناه صحيح لا ريب فيه

(الزبدة العمدة البردة، ص ۵۳)

اس عبارت میں بھی بتایا گیا ہے کہ کائنات کا سارا نظام انسان کے لیے ہے اگر انسان کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کائنات بھی نہ ہوتی۔

"لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" حدیث قدسی کو لا اصل اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ الفاظ الافلاك کے ساتھ صحیح سند سے ثابت نہیں۔ آپ احادیث کو پڑھیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ احادیث میں الافلاک کی بجائے اور الفاظ آئے ہیں اس لیے حدیث کے معنی صحیح ہیں لیکن یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ یہ روایت بالمعنی کی صورت ہے اور یہ بالکل جائز ہے کیونکہ آج اس دور میں قرآن وحدیث کے تراجم مختلف زبانوں میں عام ہو گئے ہیں۔ اگر روایت بالمعنی جائز نہیں ہے تو پھر تمام قرآن وحدیث کے تراجم غلط اور گناہ کا کام کیا گیا ہے۔

انجیل سے حدیث لولاک کی تائید

انجیل برناباس میں ہے

۱۴۔فلما انتصب آدم على قدميه رآى فى الهواء كتابة تتألق كالشمس نصها لا اله الا الله ومحمد رسول الله ۔

۱۵۔ففتح حينئذ آدم فاه وقال اشكرك ايها الرب الهى لانك تفضلت فخلقتنى ولكن اضرع اليك ان تنبئنى ما معنى هذه الكلمات (محمد رسول الله)

۱۷۔ فاجاب الله مرحبا بك يا عبدى آدم۔

۱۸۔وانى اقول لك انك اول انسان خلقت۔

۱۹۔ وهذا الذى رايته انما هو ابنك الذى سياتى الى العالم بعد الآن بسنين عديدة۔

۲۰۔وسيكون رسولى الذى لاجله خلقت كل الاشياء ۔

۲۱۔ الذى متى جاء سيعطى نورا للعالم۔

۲۲۔ الذى كانت نفسه موضوعة فى بهاء سماوى ستين الف سنة قبل ان اخلق شيأ۔

۲۳۔ فضرع آدم الى الله قائلا يارب هبنى هذه الكتابة على اظفار اصابع يدى۔

۲۴۔ فمنح اللہ الانسان الاول تلک الکتابۃ علی ابھامیہ علی ظفر ابھام الید الیمنی مانصہ لا الہ الا اللہ۔

۲۵۔ وعلی ظفر ابھام الید الیسر مانصہ محمد رسول اللہ۔

۲۶۔ فقبل الانسان الاول بحنوا بوی ھذہ الکلمات۔

۲۷۔ ومسح عینیہ وقال بورک ذلک الیوم الذی ستاتی فیہ الی العالم۔

(انجیل برناباعربی ص۵۳، مطبوعہ دارالوثائق الکویت)

ترجمہ:

۱۴۔ جب آدم اُٹھ کھڑا ہوا تو اس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی، (لا الہ الا اللہ محمّد رسول اللہ) کہ خدا ایک ہی ہے اور محمد خدا کا رسول ہے۔

۱۵۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا، اے خداوند میرے خدا، میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں، مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے؟

۱۶۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں؟ [۱]

۱۷۔ تب خدا نے کہا، مرحبا اے میرے بندے آدم۔

۱۸۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جسے میں نے پیدا کیا۔

۱۹۔ اور وہ جسے تو نے (مندرج) دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے، جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا۔

۲۰۔ اور میرا رسول ہوگا جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔

---

[۱]: یہ فقرہ اردو انجیل میں ہے عربی میں نہیں ہے شاید غلطی سے چھوٹ گیا ہے۔ (مرتب)

۲۱۔جو آئے گا تو دنیا کو نور بخشے گا۔

۲۲۔جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔

۲۳۔آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند، یہ تحریر میرے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرمادے۔

۲۴۔تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر یہ تحریر درج کردی، دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا، خدا ایک ہی ہے۔

۲۵۔اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔

۲۶۔تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چومے۔

۲۷۔اور اپنی آنکھوں پر ناخن ملے اور کہا، مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے گا۔

(انجیل برناباس اردو ص۲۷،۲۳)

ایک اور جگہ بیان ہے:۔

۱۵۔قال الله : " اصبر یا محمد لانی لاجلك ارید ان اخلق الجنة والعالم وجماغفیرا من الخلائق التی اهبها لك حتی ان من یبارکك یکون مبارکا ، ومن یلعنك یکون ملعونا۔

۱۶۔ومتی ارسلتك الی العالم اجعلك رسولی للخلاص وتکون کلمتك صادقة حتی ان السماء والارض تهنان ولکن ایمانك لا یهن ابدا۔

۱۷۔ان اسمه المبارك محمد۔

۱۸۔ حينئذ رفع الجمهور اصواتهم قائلين :يا الله ارسل لنا رسولك يا محمد تعال سريعا لخلاص العالم۔

(انجیل برناباس ۱۱۲،۱۱۳، مطبوعہ دارالوثائق الکویت)

۱۵۔خدا نے کہا اے محمد، انتظار کر، کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، کائنات اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں، جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہوں، یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا اور جو تجھے لعنت کرے گا وہ لعنتی ہوگا۔

۱۶۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا، اور تیرا کلام سچا ہوگا

۱۷۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن تیرا ایمان نہ ٹلے گا۔

۱۸۔سو اس کا مبارک نام محمد ہے۔

۱۹۔اس وقت جمہور نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا: اے اللہ! ہمارے لیے اپنا رسول بھیج۔ اے محمد! دنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔

(برناباس کی انجیل اردو ص ۱۴۳،۱۴۴) مطبوعہ لاہور

انجیل میں ایک اور جگہ ہے:۔

۱۱۔حينئذ يرحم الله العالم ويرسل رسوله الذى خلق كل الاشياء لاجله۔

۱۲۔ الذى سياتى من الجنوب بقوة وسيبيد الاصنام وعبدة الاصنام۔

۱۳۔وسينتزع من الشيطان سلطته على البشر۔

۱۴۔وسياتى برحمة الله لخلاص الذين يؤمنون به۔

۱۵۔ وسیکون من یؤمن بکلامه مبارکا۔

(انجیل برنابا عربی ص۱۱۱،۱۱۲، مطبوعہ دار الوثائق الکویت)

ترجمہ: اس وقت اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے گا اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔

۱۱۔ جو جنوب (دکھن) سے طاقت کے ساتھ آئیگا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کردے گا۔

۱۲۔ جو ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے گا جو اسے انسانوں پر ہے،۔

۱۳۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت ان کی نجات کے لیے لائے گا جو اس پر ایمان لائیں گے۔

۱۴۔ اور مبارک ہوگا وہ جو اس کے کلام پر ایمان لائے گا۔

(برناباس کی انجیل اردو ص۱۴۲)

اسی میں یہ بیان بھی ہے:

۴۔ وعندنا ما یری الله ذلك یذکر رسوله کیف انه خلق کل الاشیاء محبة له۔

۵۔ فیذهب خوفه ویتقدم الی العرش بمحبة واحترم والملائکة ترنم "تبارك اسمك القدوس یا الله الهنا۔

۷۔ ومتی صار علی مقربة من العرش یفتح الله لرسوله کخلیل لخلیله بعد طول الامد علی اللقاء۔

۸۔ ویبدأ رسول الله بالکلام اولا فیقول انی اعبدك واحبك یا الهی۔

۹۔ واشكرك من كل قلبي ونفسي۔

۱۰۔ لانك اردت فخلقتني لاكون عبدك۔

۱۱۔ وخلقت كل شي حبافِيّ لاحبك لاجل كل شيء وفي كل شيء وفوق كل شيء۔ (انجیل برناباس ۱۷)

۴۔ تب خدا یہ دیکھ کر اپنے رسول کو یاد دلائے گا کہ اس نے اس کی محبت میں سب چیزیں پیدا کیں۔

۵۔ سو یوں اس کا ڈر جاتا رہے گا، اور وہ تخت کے پاس محبت اور ادب سے جائے گا، جبکہ فرشتے خوبصورت آواز سے پکار رہے ہوں گے، مبارک ہو تیرا پاک نام، اے خدا، ہمارے خدا۔

۷۔ اور جب وہ عرش کے قریب پہنچے گا تو خدا اپنے رسول سے اپنا پردہ ہٹائے گا، جیسے ایک دوست دوست سے، جب وہ بہت مدت سے نہ ملیں ہوں۔

۸۔ بولنے میں پہل خدا کا رسول کرے گا، جو کہے گا کہ میں تیری عبادت اور تجھ سے محبت کرتا ہوں، اے میرے خدا۔

۹۔ اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔

۱۰۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں۔

۱۱۔ اور میری محبت میں سب کچھ بنایا تا کہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔

(انجیل برناباس اردو ص ۹۳،۹۴)

حدیث حضرت آدم علیہ السلام

۱۔ قال الامام الحاکم رحمة الله علیه :المتوفی ٤٠٥ھ

حدثنا ابو سعید عمرو بن محمد بن منصور العدل ثنا ابو الحسن محمد بن اسحاق بن ابراهیم الحنظلی ثنا ابو الحارث عبد الله بن مسلم الفهری ثنا اسماعیل بن مسلمة انبأ عبد الرحمن بن زید بن اسلم عن ابیه عن جده عن عمربن الخطاب رضی الله عنه قال:

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :لما اقترف آدم الخطیئة ، قال یارب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال: الله یآ آدم اوکیف عرفت محمداً ولم اخلقه؟قال : یارب لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فِیَّ من روحك ، رفعت رآسی فرآیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله ،فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احبك الخلق الیك ، فقال الله صدقت یآ ادم انه لاحب الخلق الی ادعنی بحقه فقد غفرت لك ، ولو لا محمد ما خلقتك۔

هذا حدیث صحیح الاسناد ، وهو اول حدیث ذکرته لعبد الرحمن بن اسلم فی هذا الکتاب ۔

(المستدرك علی الصحیحین، کتاب التاریخ ۲/۶۱۵)

ترجمہ:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے (جناب باری تعالیٰ میں) عرض کیا کہ اے پروردگار میں آپ سے بواسطہ محمد ﷺ کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے۔ سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا؟ عرض کیا کہ اے رب! میں نے اس طرح پہچانا کہ جب آپ نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ کے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا، حق تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تم سچے ہو، واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے پیارے ہیں، اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی، اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔

روایت کیا اس کو بیہقی نے اپنے دلائل میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبدالرحمٰن منفرد ہیں۔ اور روایت کیا اس کو حاکم نے اھ اکی تصحیح کی (یعنی اس کو صحیح کہا اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے، اور اتنا اور زیادہ ہے کہ (حق تعالیٰ نے فرمایا کہ) وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔

ف: اس سے آپ کی فضیلت کا اظہار آدم علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہے۔

(نشر الطیب، ص ۱۳، ۱۴، از مولانا اشرف علی تھانوی)

ف: لولا محمد ما خلقتك سے صاف ظاہر ہے کہ محمد ﷺ پیدا نہ ہوتے تو آدم علیہ السلام بھی پیدا نہ ہوتے، پھر یہ بات بھی حقیقت ہے کہ کوئی انسان بھی نہ ہوتا، اگر انسان نہ ہوتے تو یہ زمین و آسمان بھی نہ ہوتے کیوں کہ یہ تو انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں، جیسا کہ قرآن میں موجود ہے۔(هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی ------ جو ابتداء کتاب میں بیان کر دیا گیا ہے)

حدیث آدمؑ کو روایت کرنے والے دیگر محدثین

۲۔ قال الامام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمه الله علیه المتوفی ۳۶۰ھ

حدثنا ابو بکر بن ابی داؤد قال: حدثنا ابو الحارث الفهری قال اخبرنی سعید بن عمرو قال حدثنا ابو عبد الرحمن بن عبد الله بن اسماعیل بن بنت ابی مریم قال: حدثنی عبد الرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیه عن جده عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: لما اذنب آدم علیه السلام الذنب الذی اذنبه رفع راسه الی السماء فقال: اسالك اللهم بحق محمد الاغفرت لی، قال: فاوحی الله عزوجل الیه: وما محمد ؟ ومن محمد؟ قال: تبارك اسمك، لما خلقتنی رفعت راسی الی عرشك، فاذا فیه مکتوب: لا اله الا الله محمد رسول الله، فعلمت انه لیس احد اعظم قدرا عندك ممن جعلت

اسمه مع اسمك فاوحى الله عزوجل اليه: يا آدم ،وعزتى وجلالى ، انه لآخر النبيين من ذريتك ، ولولا ه ماخلقتك۔

(الشریعۃ ص ٤٢٧)

٣۔ قال الاما م الطبرانى رحمة الله عليه:المتوفى ٣٦٠ھ

حدثنا محمد بن داؤد بن اسلم الصدفى المصرى حدثنا احمد بن سعيد المدنى الفهرى حدثنا عبد الله بن اسماعيل المدنى عن عبد الرّحمن بن زيد بن اسلم عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " لما اذ نب آدم صلى الله عليه وسلم الذنب الذى اذنبه رفع راسه الى العرش فقال اسالك بحق محمد الاغفرت لى ، فاوحى الله اليه وما محمد ؟ ومن محمد؟ فقال تبارك اسمك لما خلقتنى رفعت راسى الى عرشك فاذا فيه مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انه ليس احد اعظم عند ك قدرا ، ممن جعلت اسمه مع اسمك ، فاوحى الله عزوجل اليه يآ ادم إنه اخرالنبيين من ذريتك وان امته آخر الامم من ذريتك ولولاه يا آدم ما خلقتك۔

لا يروى عن عمر الا بهذا الاسناد۔ تفرد به احمد ابن سعيد۔

(المعجم الصغير للطبرانى ج ٢ ص ٨٢،٨٣)

۴۔ قال الامام ابو بکر احمد بن الحسین البیھقی رحمه الله المتوفی ۴۵۸ھ

حدثنا ابو عبد الله الحافظ ، املاء وقراءة ، حدثنا ابو سعید عمرو بن محمد بن منصور العدل املاء ، حدثنا ابو الحسن محمدبن اسحاق بن ابراھیم الحنظلی ، حدثنا ابو الحارث ،عبد الله بن مسلم الفهری بمصر قال ابو الحسن هذا من رهط ابی عبیدة بن الجراح ، انبانا اسماعیل بن مسلمة ، انبانا عبد الرحمن بن زید بن اسلم ، عن ابیه ، عن جده ، عن عمر ابن الخطاب قال:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لما اقترف آدم الخطیئة قال: یارب ا اسالك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال الله عزوجل : یاآدم اوکیف عرفت محمداً ولم اخلقه ؟ قال: لانك یارب الما خلقتنی بیدك ونفخت فِیَّ روحك رفعت راسی ، فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله ، فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا أحب الخلق الیك ، فقال الله عزوجل: صدقت یا آدم انه احب الخلق اِلَیَّ ، واذ سالتنی بحقه فقد غفرت لك، ولولا محمد ما خلقتك۔

تفرد به عبد الرحمن بن زید بن اسلم ، من هذا الوجه عنه ، وهو ضعیف (والله اعلم)

(دلائل النبوة ۵، ۴۸۸، ۴۸۹)

حدیث آدمؑ کو بیان کرنے والے محدثین اور علماء

۱۔اس حدیث کو امام ابن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ نے اپنے فتاوی ۱/۲۵۴ میں ایک حدیث کی تائید میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۔اس کو امام مفسر محدث مؤرخ عماد الدین ابو فداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۷۴ھ نے مولد رسول اللہ ص ۲۳ میں اور البدایۃ والنھایۃ ۱/۸۱ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۳۔اس حدیث کو امام شیخ الاسلام ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ نے الوفا باحوال المصطفی ص ۲۶ میں ذکر کیا ہے۔اور ضعیف نہیں کہا۔

۴۔اس حدیث کو امام قاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض یحصبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۴۴ھ نے الشفاء ۱/۲۲۸ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۵۔اس حدیث کو امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۲۳ھ نے المواھب اللدنیہ ۱/۸۲ میں ذکر کیا ہے اور اسے ضعیف نہیں کہا

۶۔اس حدیث کو امام محدث زین الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۹۵ھ نے لطائف المعارف ص ۱۶۲ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔
یہ ابن رجب حنبلی امام ابن قیم کے شاگرد ہیں۔

۷۔اس حدیث کو امام شیخ حافظ عصر ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن ابو بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ نے الخصائص الکبری ص ۶ اور تفسیر الدر المنثور ۱/۱۴۲ میں ذکر کیا ہے اور

ضعیف نہیں کہا۔

۸۔اس حدیث کو امام محدث نورالدین علی بن سلطان محمد قاری ہروی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ نے شرح قصیدہ بردہ الزبدۃ العمدۃ ص ۵۳ اور المورد الروی ص ۴۷ میں ذکر کیا ہے اور اسے ضعیف نہیں کہا۔

۹۔اس حدیث کو امام فقیہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء السقام ص ۱۶۱، ۱۶۲ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۱۰۔اس حدیث کو امام نورالدین علی بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے وفاء الوفاء ص ۱۳۷۱، ۲، ۱۳۷۲ اور خلاصۃ الوفا ص ۳۷ میں تحریر کیا ہے۔اور اسے ضعیف نہیں کہا۔

۱۱۔امام محدث نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۲۵۳/۸ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۱۲۔امام علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۴۴ھ نے السیرۃ الحلبیہ ۳۵۴/۱، ۳۵۵ میں اس حدیث کو درج کیا ہے اور اسے ضعیف نہیں کہا۔

۱۳۔امام محدث احمد شہاب الدین حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۴ھ نے الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۶۰ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔اور اسے ضعیف نہیں کہا۔

۱۴۔علامہ شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے الدر المنظم ص ۱۴، ۱۵ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔اس کتاب کی تائید بہت بڑے علماء نے کی ہے۔یہ کتاب پہلی بار ۱۲۵ سال پہلے چھپی ہے۔

۱۵۔امام محدث یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۵۲ھ نے حجۃ اللہ علی

العالمین ص ۲۹ اور شواھد الحق ص ۱۵۶ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۱۶۔ امام شیخ محمد مہدی بن احمد فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ نے مطالع المسرات میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۱۷۔ امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیہ کی شرح ۴۴/۱ میں اس حدیث کی تائید کی ہے اعتراض نہیں کیا۔

۱۸۔ علامہ مولانا انوار اللہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ صدر الصدور حیدر آباد دکن متوفی ۱۳۳۵ھ ص ۴۸ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ اور اس کے بعد امام ابن جوزی کا بھی حوالہ دیا ہے۔

۱۹۔ علامہ اعلی حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجلی الیقین ص ۴۱ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۰۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے نشر الطیب ص ۱۳،۱۴ اور امداد الفتاوی ۵۲۰/۴ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۱۔ علامہ مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری (مرید حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے راحت القلوب ص ۲۷ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۲۔ علامۃ الہند مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ نے الآثار المرفوعہ ص ۴۴ میں اس کو بیان کیا ہے۔

۲۳۔ علامہ نورالدین علی بن ناصر شافعی اشعری مکی رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان الشریف ص ۱۴ میں اس کو مختصر ذکر کیا ہے۔

۲۴۔ مولانا علامہ عبدالرحمن ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے صلاۃ الابرار ص ۵ میں اس حدیث کو بیان کیا

ہے (یہ کتاب سو سال پہلے چھپی ہے)

۲۵۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل ذکر ص ۹۵، ۹۶ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس کی تائید میں درج ذیل عبارت تحریر کی ہے۔

اخرجه الطبرانی فی الصغیر والحاکم وابو نعیم والبیهقی کلاهما فی الدلائل وابن عساکر فی الدر وفی مجمع الزوائد رواه الطبرانی فی الاوسط والصغیر، وفیه من لم اعرفهم، قلت: ویؤید الاخر الحدیث المشهور لو لاك لما خلقت الافلاك۔ قال القاری فی الموضوعات الکبیر لکن معناه صحیح، وفی التشرف معناه ثابت، ویؤید الاول ماورد فی غیر روایة من اَنه مکتوب علی العرش واوراق الجنة لآ اله الا الله محمد رسول الله کما بسط طرقه السیوطی فی مناقب اللالی فی غیر موضع وبسط له شواهد ایضا فی تفسیره فی سورة آلم نشرح۔

(فضائل ذکر ص ۹۶)

۲۶۔ مولانا منیر احمد معاویہ نے خطبات منیر کے ص ۱۳۹ پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۷۔ سید عارف باللہ محمد عثمان میر غنی رحمۃ اللہ علیہ نے الاسرار الربانیہ ص ۱۱، ۱۲ میں اس کو تحریر کیا ہے۔

۲۸۔ امام وجیہ الدین عبدالرحمٰن المشہور ابن الربیع شیبانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۴۴ھ نے حدائق الانوار میں مختصراً ذکر کی ہے۔

۲۹۔ محدث وفقیہ مولانا محمد سعید مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن رحمۃ اللہ علیہ نے تشهید المبانی

ص ۱۲ میں اس حدیث کو مختصر طور پر بیان کیا ہے۔

۳۰۔عالم ربانی مولانا محمد صالح نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب الاستمداد والتوسل کے ص ۵۸ میں ذکر کیا ہے۔

۳۱۔پروفیسر علامہ نور بخش توکلی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیرت رسول عربی کے دسویں باب میں ص ۴۶۱ میں اس حدیث کو درج کیا ہے۔

۳۲۔علامہ محمد مراد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الدر المکنونات النفیسہ ص ۵۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۳۔مولانا محمد اعظم صاحب میر ووالی نے رحمۃ الرحمٰن اردو شرح قصیدۃ النعمان ص ۴۱ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قال الامام الحاکم رحمة الله علیه المتوفی ۴۰۵ھ

حدثنا علی بن حمشاذ العدل املاء ثناهارون بن العباس الهاشمی ثنا جندل بن والق ثنا عمرو بن اوس الانصاری ثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن سعید بن المسیب عن ابن عباس رضی الله عنهما قال:

اَوْ حَی اللّٰهُ اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ، یَا عِیْسٰی آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَّ مُرْ مَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِهٖ ، فَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ آدَمَ ،

وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ، وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَآءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ

(هذا حديث حسن صحيح الاسناد ولم يخرجاه)

(المستدرك على الصحيحين، کتاب التاریخ ۲/۶۱۴، ۶۱۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے وحی کی (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) پر کہ تم ایمان لاؤ محمد (ﷺ) پر اور اپنی امت کو حکم دو کہ جو ان کو پائیں وہ بھی ان پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں آدم (علیہ السلام) کو پیدا نہ کرتا، اور اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے تو میں جنت ودوزخ کو پیدا نہ کرتا، اور جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا تو وہ حرکت کرنے لگا، میں نے اس پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تو وہ ٹھہر گیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے، بخاری ومسلم نے اس کو روایت نہیں کیا۔

(المستدرک ۲/۶۱۴، ۶۱۵)

حدیث عیسیٰؑ کو بیان کرنے والے محدثین وعلماء

۱۔ اوپر جو اصل حدیث اور اس کا ترجمہ تحریر کیا گیا ہے اس کو امام اہل حدیث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۵ھ نے اپنی سند سے المستدرک جلد دوم صفحہ ۶۱۴ و ۶۱۵ میں روایت کیا ہے اور اسکی سند کو حسن صحیح کہا ہے۔

۲۔ اس حدیث کو محدث کبیر امام شیخ الاسلام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد جوزی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۵۹۷ھ نے الوفا باحوال المصطفی ص ۵۵ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۳۔اس حدیث کو امام محدث فقیہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء السقام ص ۱۶۲ میں ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۴۔اس حدیث کو امام شیخ المحدثین ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ نے الخصائص الکبری ۱/۷ میں ذکر کیا ہے۔

۵۔اس حدیث کو شیخ الفقہاء والمحدثین احمد شہاب الدین بن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۴ھ نے الفتاوی الحدیثیہ ص ۱۶۰ میں ذکر کیا ہے اور اسکے بعد تحریر کیا ہے۔ مثل هذا لا يقال من قبل الراى فاذا صح عن مثل ابن عباس يكون فى حكم المرفوع الى النبى صلى الله عليه وسلم (اس کی طرح اپنی رائے سے نہیں کہا جاتا، جب عبداللہ بن عباس جیسے صحابی سے یہ صحیح ہے تو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کے حکم ہوگی)

۶۔اس حدیث کو امام محی الدین محمد بن مصطفیٰ المعروف شیخ زادہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ کی شرح ص ۷۱ میں ذکر کیا ہے۔

۷۔اس حدیث کو شیخ محمد بن احمد عبدالباری اہدل رحمۃ اللہ علیہ نے الخصائص النبویہ ص ۲۱ میں مختصر طور پر ذکر کیا ہے۔

۸۔امام محدث یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے (شواهد الحق ص ۱۶۵)

۹۔علامہ مولانا انوار اللہ قادری چشتی صدر الصدور حیدر آباد دکن رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۳۵ھ نے (انوار احمدی) ص ۲۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور علامہ زرقانی کے حوالہ سے اسکی تائید کی ہے۔

۱۰۔امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیہ کی شرح میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور بعد میں تحریر کیا ہے کہ صححه الحاکم واقره السبکی فی شفاء السقام والبلقینی فی فتاویه ومثله لا یقال رایا فحکمه الرفع (شرح المواھب ۱/۴۴)

۱۱۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ ۱/۱۹۴ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۲۔امام شیخ احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے السیرۃ النبویہ ص۴ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۳۔مولانا علامہ عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ رامپوری (مرید حاجی امداداللہ مہاجر مکی) نے راحت القلوب ص۱۸ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۴۔علامۃ الہند مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۰۴ھ نے الاثار المرفوعہ ص۴۴ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۵۔اعلیٰ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجلی الیقین ص۴۲ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔

۱۶۔محدث وفقیہ مولانا محمد سعید مفتی رحمۃ اللہ علیہ عدالت عالیہ حیدرآباد دکن نے تشیید المبانی ص۱۲ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۷۔علامہ محمد مراد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الدر المکنونات النفیسہ ص۵۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

حدیث جبریل علیہ السلام

قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّد الْقَسْطَلَانِی رَحْمَةُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِی حَدِيْثِ سَلْمَانَ عِنْدَ ابْنِ عَسَاكِرٍ قَالَ :هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ:اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ :اِنْ كُنْتَ اِتَّخَذْتَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ، فَقَدْ اِتَّخَذْتُكَ حَبِيْبًا ، وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَیَّ مِنْكَ ، وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاُعْرِفُهُمْ كِرَامَتَكَ وَمَعْرِفَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا ـ

(المواهب اللدنیہ ۸۳/۱)

ترجمہ:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے۔تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے،اور کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک تم سے زیادہ بزرگ ہو،اور یقین جانیے کہ میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اسی واسطے پیدا کیا کہ ان کو تمہاری بزرگی اور مرتبہ معلوم کراؤں جو میرے نزدیک ہے،اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حدیث جبریلؑ کو بیان کرنے والے محدثین اور علماء

۱۔اس حدیث کو امام المحدثین ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن ابوبکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ نے ابن عساکر کے حوالہ سے الخصائص الکبریٰ جلد دوم ص ۱۹۴ میں مفصل ذکر کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۲۔اس حدیث کو امام محدث احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۲۳ھ نے المواھب اللدنیہ ۱/۴۳ میں ذکر کیا ہے اور اس کو ضعیف نہیں کہا۔

۳۔امام علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیہ کی شرح میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ ابن عساکر کا علم حدیث میں بلند مقام اور ثقاہت کا ذکر کیا ہے۔

۴۔امام شیخ محمد مہدی بن احمد فاسی قصری رحمۃ اللہ علیہ نے مطالع المسرات میں اس حدیث کو بیان کیا ہے اور ضعیف نہیں کہا۔

۵۔علامہ مولانا انوار اللہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ صدر الصدور حیدر آباد دکن نے انوار احمدی ص ۳۰ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔اور اس کے بعد اس کی تائید کی ہے۔

۶۔اعلیٰ حضرت مولانا علامہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تجلی الیقین ص ۴۳ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۷۔امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۴۲ھ سبل الھدی والرشاد ۱/۷۵ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔

۸۔علامہ مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری مرحوم (مرید حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے راحت القلوب ص ۱۸ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۹۔شیخ محدث نورالدین علی بن سلطان ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ علیہ نے المورد الروی ص ۴۸ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۰۔امام محدث یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۹ اور مجموع الاربعین ص ۸۷ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۱۔اس حدیث کو شیخ محمد بن احمد عبدالباری اہدل رحمۃ اللہ علیہ نے الخصائص النبویہ ص ۲۱ میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ

وفی فتاوی شیخ الاسلام البلقینی ان فی مولد العزفی وشفاء الصدور لابن سبع

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ يَامُحَمَّدُ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِى لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ اَرْضِىْ وَلَا سَمَائِىْ ، وَلَا رَفَعْتُ هٰذِهِ الْخَضْرَآء، وَلَا بَسَطْتُّ هٰذِهِ الْغَبْرَآء۔ (سبل الهدی والرشاد ۱/۷۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی زمین کو اور اپنے آسمان کو پیدا نہ کرتا اور نہ میں آسمان کو بلند کرتا اور نہ میں اس زمین کو پھیلاتا۔

حدیث حضرت علی کو بیان کرنے والے محدثین اور علماء

۱۔امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۴۲ھ نے سبل الھدی والرشاد ۱/۷۵ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔

قال الامام الصالحی الشامی :

وذکر المصنفان المذکوران فی روایة اخری عن علی رضی

الله عنه ان الله تعالٰی قال لنبیه صلی الله علیه وسلم : من اجلك ابطح البطحاء واموج الماء وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب والجنة والنار۔ (سبل الهدی والرشاد۱/۷۵)

۲۔مولانا علامہ عبدالسمیع صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (مرید حاجی امداداللہ مہاجر مکی) نے راحت القلوب ص۱۹ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۳۔اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی نے تجلی الیقین ص۴۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۴۔محدث وفقیہ مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ مفتی عدالت عدلیہ دکن حیدرآباد نے تشیید المبانی ص۱۲ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۔امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الزرقانی علی المواہب ۱/۴۴، میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۶۔مولانا انواراللہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے انوار احمدی ص ۲۹،۳۰ میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ الْجَنَّةَ ، وَلَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ الدُّنْيَا ۔بعض روایتوں میں الدنیا نہیں النار ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب حدیث رقم ۵/۲۲۷/۸۰۳۱)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر تم نہ ہوتے تو میں جنت کو نہ بناتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔

حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بیان کرنے والے محدثین وعلماء

۱۔اس حدیث کو ابوشجاع شیرویہ بن شہرداد بن شیرویہ دیلمی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے۔(کنز العمال رقم ۳۲۰۲۵)

۲۔اعلیٰ حضرت مولانا علامہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی نے تجلی الیقین ص ۴۴ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۔امام محمد بن یوسف صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۴۲ھ نے سبل الہدیٰ والرشاد ۱/۷۵ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔

۴۔امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواہب اللدنیہ کی شرح ۱/۴۴ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۵۔مولانا علامہ عبدالسمیع صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (مرید حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) نے راحت القلوب ص ۱۸،۱۹ میں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۶۔علامۃ الہند مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۰۴ھ نے الآثار المرفوعہ ص ۴۴،۴۵ میں اس حدیث کو تحریر کیا ہے۔

۷۔مولانا علامہ انوار اللہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ صدر الصدور حیدرآباد دکن متوفی ۱۳۳۵ھ نے

انوار احمدی ص ۲۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۸۔ علامہ محدث نور الدین علی بن محمد المشہور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے الاسرار المرفوعہ ص ۱۹۴ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۹۔ کنز العمال ۴۳۱/۱۱ رقم الحدیث ۳۲۰۲۵ میں یہ حدیث موجود ہے۔

۱۰۔ محدث وفقیہ مولانا محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ مفتی عدالت دکن حیدر آباد نے تشید المبانی ص ۱۲،۱۱ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۱۔ علامہ محمد مراد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے الدر المکنونات النفیسہ ص ۵۹ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۱۲۔ مولانا محمد اعظم صاحب میر و والی نے رحمۃ الرحمٰن اردو شرح قصیدۃ النعمان ص ۴۱ میں اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

حدیث معراج

قال العلامة عمر بن احمد الخرپوتی فی عصیدة سنة التالیف ۱۳۴۲ھ وفی هذا البیت تلمیح الی ما نقل فی الحدیث القدسی (لولاك لما خلقت الافلاك) المراد من الافلاك جمیع الکائنات اطلاقا لاسم الجزء علی الکل ، واشارة الی ما وقع له علیه السلام فی لیلة الاسرآء فانه علیه الصلاة والسلام لما سجد لله تعالیٰ فی سدرة المنتهی قال الله تعالی له علیه السلام انا وانت وما سوی ذلك خلقته لاجلك ، فقال علیه السلام انا وانت وماسوی ذلك ترکته۔

(عصیدة الشهدة شرح قصیدة البردة ص ۷۲،۷۱)

علامہ عمر بن احمد خرپوتی نے عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ (سال تالیف ۱۲۴۲ھ) میں تحریر فرمایا ہے:

اور اس شعر میں اشارہ اس کی طرف ہے جو بیان کیا گیا ہے حدیث قدسی میں لولاك لما خلقت الافلاك۔ ''افلاك'' سے مراد ساری کائنات ہے مطلق طور پر، جز کا نام کل پر بولنے کی وجہ سے، اور یہ اس کی طرف اشارہ ہے جو شب معراج میں حضور ﷺ کو پیش آیا وہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے جب سجدہ کیا اللہ تعالیٰ کو سدرۃ المنتہی میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اور تو اور جو اس کے علاوہ ہے میں نے اس کو تیرے لیے پیدا کیا ہے، حضور ﷺ نے عرض کیا: میں اور تو ہے اور جو اس کے سوا ہے میں نے اس کو ترک کر دیا۔ (عصیدۃ الشھدۃ ص ۷۱، ۷۲)

حدیث لولاک کے قائلین

۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ نعتیہ میں فرماتے ہیں:۔

أَنْتَ الَّذِیْ لَوْ لَاكَ مَا خُلِقَ امْرءٌ

كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْ لَا كَ

ترجمہ: آپ وہ ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا، بلکہ آپ نہ ہوتے تو تمام مخلوق پیدا نہ ہوتی۔ (شعر نمبر ۴)

۲۔ علامہ شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔قَالَ الصَّغَانِیْ مَوْضُوْعٌ۔وَاَقُوْلُ لٰکِنَّ مَعْنَاهُ صَحِیْحٌ اِنْ لَّمْ یَکُنْ حَدِیْثًا۔ (کشف الخفاء۲/۲۱۴)

صغانی نے کہا:لولاک ما خلقت الافلاک کے الفاظ موضوع ہیں۔اور میں کہتا ہوں:لیکن اس کے معنی صحیح ہیں اگر چہ یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۔ امام ابن جوزی نے اپنی کتاب مولد العروس ص۱۶ میں حدیث لولاک کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ اَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِیْ۔

ترجمہ:اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اے قلم ادب کر، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں اپنی مخلوق سے کسی کو پیدا نہ کرتا۔

۴۔ امام محمد بن سعید ابو عبداللہ شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:۔

وَکَیْفَ تَدْعُوْاِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ

ترجمہ:اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت،اس ذات اقدس کو کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی۔ (شعر نمبر ۳۳)

۵۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ نے حدیث لو لاک لما خلقت الافلاک کے تحت پندرہ شعر پیش کیے ہیں۔

ان میں سے تین شعر یہ ہیں:۔

با محمد بود عشق پاک جفت　　بہر عشق اورا خدا لولاک گفت

منتہی در عشق چوں او بود فرد　　پس مراورا از انبیاء تخصیص کرد

گر نبودے بہر عشق پاک را　　کے وجودے دادمے افلاک را

ترجمہ: پاک عشق محمد کا ساتھی عشق کی وجہ سے خدا نے آپ کے بارے میں لولاک فرمایا: عشق میں چونکہ وہ منتہی اور یکتا تھے، تو انبیاء میں سے ان کو مخصوص کر لیا۔ اگر آپ پاک عشق کے لیے نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو وجود کب عطا کرتا۔

(مثنوی معنوی دفتر پنجم ص ۲۷۷، ۲۷۸۔) مطبوعہ مؤسسہ انتشارات اسلامی لاہور)

۶۔　قال العارف الکبیر ابو الحسن الشاذلی رحمہ اللہ (۷۰۸ھ)

سکن الفؤاد فعش هنیأ یا جسد　　هذا النعیم هو المقیم الی الابد

روح الوجود حیاة من هو واجد　　لولاه ماتم الوجود لمن وجد

عیسی و آدم والصدور جمیعهم　　هم اعین هو نورها لما ورد

(المواهب اللدنیه ۱/۸۳، ۸۴)

۷۔　قال الامام حسین بن محمد الدیار بکری رحمہ اللہ:

خلق آدم وجمیع المخلوقات لاجله　　(تاریخ الخمیس ص ۲۱۳)

۸۔　السید محمد بن احمد عبد الباری اهدل (۱۲۹۸ھ)

خلق أدم وجمیع المخلوقات لاجله۔　　(الخصائص النبویه ص ۲۱۰)

۹۔　قال الامام ملا علی قاری رحمہ اللہ:

ثم من المعلوم انه لو لا نور وجوده وظهور كرامة وجوده لما خلق الافلاك ولا اوجد الاملاك فهو مظهر للرحمة الالهية التي وسعت كل شئ۔

(شرح الشفاء۱/۱۰۵،۱۰۶) من الحقائق الكونية

۱۰۔ قال الامام مولانا احمد شهاب الدين الخفاجي المصري رحمه الله ورحمته صلى الله عليه وسلم لسائر المخلوقات فائضة اذلولاه ماخلقت فتأمله۔ (نسيم الرياض۱/۱۰۵)

۱۱۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے فرمایا:

لولاه لما خلق الله سبحانه الخلق ولما اظهر الربوبية

(دیکھو مکتوب ۴۴ دفتر اول، اور مکتوب اول دفتر دوم اور مکتوب ۹۴ دفتر سوم)

ترجمہ:۔ اگر حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات نہ ہوتی تو حق سبحانہ وتعالیٰ خلقت کو پیدا نہ فرماتا اور اپنی ربوبیت (رب ہونے کو) ظاہر نہ فرماتا۔

۱۲۔ الامام السخاوی رحمہ اللہ نے (کسی کے شعر نقل کیے ہیں)

اناديك يا خير الخلائق والذي به ختم النبيين و الرسلا

نبي الهدى لولاك لم يعرف للهدى ولولاك لم تعرف حراما ولا حلا

ولولاك لا والله ماكان كاين ولم يخرج الرحمن جزأ ولاكلا

(القول البديع ص ۱۶۴)

۱۳۔ شرف الملة والدین احمد بن یحیٰ منیری مکتوب پنجاہ و دوم میں تحریر فرماتے ہیں:۔

آن سلطان انبیاء کہ تاج لولاک لما خلقت الافلاک بر سر داشت۔۔۔۔۔

(سہ صدی مکتوبات ص ۱۵۴)

آپ مکتوب شصت و چہارم میں تحریر فرماتے ہیں:

دانست کہ حق سبحانہ تعالیٰ جملہ عالم را در وجود بطفیل ذات مبارک سید المرسلین آوردہ است لولاک لما خلقت الکونین آں جماعت طفیلی۔۔۔۔۔

(سہ صدی مکتوب ص ۴۴۹)

۱۴۔ قال الشیخ الاکمل بیھقی الوقت العلامہ القاضی محمد ثناء الله العثمانی الحنفی رحمہ اللہ المتوفی ۱۲۲۵ھ

فی الحدیث القدسی لولاک لما خلقت الافلاک ولما اظہرت الربوبیة خص النبی صلی الله علیه وسلم۔ (التفسیر المظھری ۱۰/۳۰۲)

ترجمہ: اگر تم (کو پیدا کرنا) نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا۔

۱۵۔ قال الشیخ الامام المفسر اسماعیل حقی البروسوی رحمہ اللہ ۱۱۳۷ھ

لولاک لما خلقت افلاک۔

(روح البیان ۵/۵۲۹) (شرح البردہ للعربوتی ص ۷۱، ۷۲)

۱۶۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تو اصل وجود آمدی از نخست	دگر ہر چہ موجود شد فرع تست
ندانم کدامے سخن گویمت	کہ والاتری زانچہ من گویمت

ترا عز لولاک تمکین بس است　　　ثنائے تو طٰہٰ و یٰسین بس است

(بوستان، درنعت سرکار علیہ افضل الصلوٰۃ ص ۷)

ا۔　مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

نعت اول مبنی از تقدم حقیقت وے بر ہمہ حقائق امکانی بحسب مرتبہ وجود روحانی

ں اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

عنوان بالا کے تحت بہت سے اشعار مولانا نے بطور نعت کہے ہیں ان میں سے

ب شعر یہ ہے:۔

رفعت از و منبر افلاک را　　　رونق از و خطبۂ لولاک را

(تحفۃ الاحرار جامی ص ۱۷)

ا۔　حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی نظر میں

"حدیث لولاک"

تیئسواں مشاہدہ

میں نے دیکھا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نظر

ے، اور گویا یہی وہ نظر ہے جو حاصل مقصود ہے، آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا

ہ "لولاک لما خلقت الافلاک" (اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا) یہ معلوم کر

لے میرے دل میں اس نظر کے لیے بڑا اشتیاق پیدا ہوا، اور مجھے اس نظر سے محبت ہوگئی،

انچہ اس سے یہ ہوا کہ میں آپ کی ذات اقدس سے متصل ہوا، اور آپ کا اس طرح سے

طفیلی بن گیا جیسے جوہر کا عرض طفیلی ہوتا ہے، غرضیکہ میں اس نظر کی طرف متوجہ ہوا، اور میں

نے اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہی، اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں خود اس نظر کا محل توجہ اور مرکز بن گیا، اس کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی یہ نظر خاص اس کے ارادۂ ظہور سے عبارت ہے، اور اس سلسلے میں ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالٰی جب کسی شان کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس شان کو پسند کرتا ہے اور اس پر اپنی نظر ڈالتا ہے۔

اب صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ایک فرد واحد کی شان نہیں، بلکہ آپ کی شان عبارت ہے ایک عام مبدأ ظہور سے جو عام بنی نوع انسان کے قوالب پر پھیلا ہوا ہے، اور اس طرح بنی نوع کی حیثیت ایک اور مبدأ ظہور کی ہے جو تمام موجودات پر حاوی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل موجودات کی غایت الغایت اور ظہور وجود کے نقاط کا آخری نقطہ ہیں، چنانچہ سمندر کی ہر موج کی حرکت اسی لیے ہے کہ آپ تک پہنچے، اور ہر سیلاب کو یہی شوق سمایا ہوا ہے کہ آپ تک اس کی رسائی ہو، تمہیں چاہیے کہ اس مسئلہ میں خوب غور و تدبر کرو، واقعہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ بڑا ہی دقیق ہے

(فیوض الحرمین چھبیسواں مشاہدہ ص ۱۸۷، ۱۸۸ اردو)

علمائے دیوبند اور حدیث لولاک

۱۔ مولانا اشرف علی تھانوی

۲۔ مولانا زکریا سہارنپوری کے حوالے پہلے تحریر ہو چکے ہیں۔

۳۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اپنے قصیدہ بہاریہ میں کہتے ہیں:۔

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو

نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی

بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدأ الاثار

لگا تا ہاتھ نہ پتلہ کو ابوالبشر کے خدا

اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

(قصیدہ بہاریہ ص ۱۲، ۱۳)

۴۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دو شعر

لولاک ذرہ زجہاں محمد است   سبحان من یراہ چہ شان محمد است

سیپارۂ کلام الہی خدا گواہ!   آں ہم عبارتے ززبان محمد است

(نعت نمبر ماہنامہ الرشید لاہور حصہ اول ص ۲۱۳)

۵۔ مولانا سید حسین احمد مدنی لکھتے ہیں:۔

ہمارے حضرات اکابر کے اقوال وعقائد کو ملاحظہ فرمایئے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ ومیزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیے ہوئے بیٹھے ہیں، ان کا عقیدہ یہ ہے ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوا اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں، غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم وعالمیان ہیں۔ یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق الله

نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۲۶)

۶۔ جناب محمد زکی کیفی مفتی محمد شفیع کراچی والوں کے صاحبزادے تھے۔ ان کے دو شعر ہیں ''شب معراج کے عنوان کے تحت:۔

سانس لینے کی فرشتوں کو جہاں تاب نہیں
کون یہ محو تکلم ہے وہاں آج کی رات
آج ہے مژدۂ لولاک لما کی تفسیر
قربت خاص میں ہیں سرور جہاں آج کی رات

(ص ۴۷ کیفیات از محمد زکی کیفی، مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

شاہ لولاک وخواجہ کونین
محترم محتشم سلام علیک
از

۶۔ حمید صدیقی لکھنوی (نعت نمبر ص ۳۴۷) حصہ اول ماہنامہ الرشید لاہور

۷۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:۔

خلقت اور ولادت

طبعی طور پر آفتاب کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں

چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا، گویا اس کے نہ آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی نہ پہچانا جاتا بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی۔

ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں بھی اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔ اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض وغایت کے لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ پس جو درجہ علوی آفتاب میں خلقت کہلاتا ہے اسی کو ہم نے روحانی آفتاب میں ولادت کہا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۴، ۱۲۵)

۲۔ مولانا منیر احمد معاویہ لکھتے ہیں:

حضور سید دو عالم ﷺ مقصود کائنات ہیں:۔

ہمارے نبی حضور ﷺ سید ولد آدم۔ فخر رسل افضل الرسل امام الانبیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مقصود کائنات ہیں۔ کیوں؟

لولاك لما خلقت الافلاك ۔ اس حدیث کا معنیٰ صحیح ہے۔ (خیر الفتاویٰ)

اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو کائنات کی کوئی چیز نہ ہوتی۔۔۔ نہ زمین ہوتی۔۔۔ نہ آسمان ہوتے۔۔۔ نہ ستارے ہوتے۔۔۔ نہ چاند ہوتا۔۔۔ نہ سورج ہوتا۔۔۔ نہ ہوا ہوتی۔۔۔ نہ فضا ہوتی۔۔۔ نہ دریا ہوتے۔۔۔ نہ سمندر ہوتے۔۔۔ نہ پہاڑ ہوتے۔۔۔ نہ پرندے ہوتے۔۔۔ نہ چرندے ہوتے۔۔۔ نہ درندے ہوتے۔۔۔ نہ ذرے ہوتے۔۔۔ نہ قطرے ہوتے۔۔۔ نہ نباتات ہوتے نہ جمادات ہوتے۔۔۔ نہ

عرش ہوتا۔۔۔نہ کرسی ہوتی۔۔۔نہ لوح ہوتا۔۔۔نہ قلم ہوتا۔۔۔نہ آدمؑ ہوتے۔۔۔نہ شیث ہوتے۔۔۔ نہ نوح ہوتے ۔۔۔ نہ ہود ہوتے۔۔۔ نہ صالح ہوتے نہ یونس ہوتے۔۔۔ نہ ایوب ہوتے۔۔۔ نہ یعقوب ہوتے ۔۔۔ نہ یوسف ہوتے نہ ادریس ہوتے۔۔۔نہ ابراہیم ہوتے۔۔۔نہ اسمٰعیل ہوتے۔۔۔نہ اسحاق ہوتے ۔۔۔نہ موسیٰ ہوتے۔۔۔اور نہ زمین و آسمان کی کوئی چیز ہوتی۔

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

حضور ﷺ کی صفات

ھو الاول والآخر والظاھر والباطن (سورۃ الحدید، آیت ۳)

جس طرح اول، آخر، ظاہر و باطن، یہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں۔

اسی طرح اول آخر ظاہر، باطن حضور نبی کریم ﷺ کی بھی صفتیں ہیں اس لیے کہ حضور اول ہیں اور بعثت میں آخر ہیں۔ حضور ظاہر ہیں کہ ہر چیز حضور ﷺ کو جانتی ہے۔ حضور باطن ہیں کہ باطن میں کمالات رکھنے والے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

تخلیق محمد ﷺ :

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں آدمؑ کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے سامنے ایک نور کی حیثیت میں تھا۔ (سیرت حلبیہ)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ مجھے یہ بتائیں کہ

اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر!
اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔ (حلبیہ)

حضور جبرائیل سے بھی پہلے:۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے جبرائیل نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا میں اس ستارے کو بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتا دیکھ چکا ہوں۔ یہ سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرائیل مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا۔ (سیرت حلبیہ)

ہوتا نہ تیرا نور گر کچھ بھی نہ ہوتا جلوہ گر تیرے سبب سے یہ سب بنا صل علی محمد
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مقصود نہ ہوتے کون مکاں موجود نہ ہوتے
اور مسجود نہ ہوتے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

اسم محمد عرش پر:۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حضرت آدمؑ سے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی کہ یا اللہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے معاف فرمادے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی کہ محمد کون ہیں سو کیف عرفت محمدا تو نے محمد کو کیسے پہچانا تو عرض کی کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا اور مجھ میں روح پھونکی رفعت راسی الی عرشك فاذا فیه

مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے سر اٹھایا اور عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جان لیا کہ جس ذات کا نام نامی اسم گرامی تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے وہ یقیناً تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ وہ محمد تیری اولاد میں سے ہے اور خاتم النبیین ہے ولولا ھو ما خلقتك اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کیے جاتے۔

(فضائل اعمال حضرت شیخ رخصائص الکبری)

اللہ رے رفعت ہے کہ سر عرش خدا نے
ہے نام کے ساتھ اپنے لکھا نام محمد ﷺ
فرماتے ہیں آدم کہ مجھے خلد بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ میں ملا نام محمد ﷺ

(خطبات منیر ص ۱۳۷، ۱۳۹)

۹۔ مولانا محمد ہارون معاویہ فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں:۔

سب سے پہلے اپنی صفت خلق کو ظاہر کیا اور رسول اکرم ﷺ کا نور پیدا فرمایا اور اس کو اپنی صفات جمال و کمال کا جامع بنایا۔ پھر مجموعہ کمالات کی تفصیل کے لیے جملہ کائنات کو اسی نور سے پیدا کیا اور یہ بھی ثابت ہے کہ اپنے حبیب ہی کے لیے تمام کائنات کو پیدا فرمایا۔

حضرت نانوتوی فرماتے ہیں:۔

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدا الآثار

لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا　　　اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

(خصوصیات مصطفیٰ، ج ا،ص ۹۷، ۹۸۔ مطبوعہ دار اشاعت کراچی)

۱۰۔ قاضی محمد زاہد الحسینی اٹک والے لکھتے ہیں:

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود
بجا ہے اگر تم کو کہیے مبدء الآثار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو ابوالبشر کے خدا
اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخرِ کار

(رحمتِ کائنات ص ۲۶)

تمام نعمتوں کا انتساب اسی کے نام سے فرمایا اور دونوں جہانوں کو اسی کے لیے تو نے بنایا۔

(رحمتِ کائنات ص ۴۴۱)

حدیث لولاک اور علماء اہل حدیث

۱۔ مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں:۔

سب سے پہلے آپ ہی سے میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی نے الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے پیدا ہوئے اور آپ کا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت میں بلکہ سائر ملکوت میں اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔　　(الشمامۃ العنبریہ ص ۴۰)

۲۔ مولانا سید ممتاز علی ولد سید محمد اعجاز علی صاحب بھوپالی سررشتہ دار محکمہ

مجسٹریٹ ریاست بھوپال لکھتے ہیں:۔

وہ ہے کون یعنی رسول کریم — اشارے سے جس کے ہوا مہ دو نیم

اگر اس کو پیدا نہ کرتا خدا — نہ ہوتا وجود زمین و سما

اس کیلیے ہے نزول قرآن — اسی کے سبب خلقت انس و جان

(مجموعہ راز تحفہ ممتاز ص ۱۴)

زمین و زمان، مکین و مکان، شمس و قمر و اختر و شام و سحر کوہ وکاہ از ماہی تا ماہ بطفیل وجود با جود حضور طہ ویس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور میں آئے۔ وللہ الحمد

(ایضاً ص ۱۶)

۳۔ مولانا وحید الزمان صاحب اہل حدیث کے شعر پڑھیے:۔

رات دن یہ التجا ہے اس دل غمناک کی

دے مجھے اپنی محبت اور شہ لولاک کی

یاالٰہی مجھ کو پہنچا دے مدینہ پاک میں

خاک ہو کہ جا پڑوں کوئے شہ لولاک میں

(وظیفہ نبی ہادر اوالوحید ص ۹۴، ۹۵)

۴۔ مولانا ظفر علی خان کے شعر:

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا

سب غائتوں کی غائت اولیٰ تمہیں تو ہو

(کلیات، حبیات ص ۱۰)

گرارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

(صبیات ص ۱۳)

مطبوعہ، الفیصل اردو بازار لاہور

حدیث لولاک کے اصلی الفاظ

۱۔ حدیث آدم علیہ السلام: لولا محمد ما خلقتك

ترجمہ: اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں (اے آدمؑ) تمہیں پیدا نہ کرتا۔

۲۔ حدیث عیسیٰ علیہ السلام: (لو لا محمد ما خلقت الجنة ولاالنار۔

ترجمہ: اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا نہ کرنا ہوتا میں نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ کو۔

۳۔ حدیث جبریل علیہ السلام: لو لاك ما خلقت الدنيا۔

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

۴۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ: لولاك ماخلقت الجنة ولولاك ماخلقت الدنيا والنار۔

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا اور اگر آپ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو میں دنیا اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

۵۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ: لو لاك ماخلقت ارضي ولا سمائي ، ولا رفعت هذه الخضراء ، بسطت هذه الغبراء۔

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) اگر آپ کو پیدا کرنا نہ ہوتا میں اپنی زمین اور اپنے آسمان کو پیدا نہ کرتا اور نہ میں آسمان کو بلند کرتا اور نہ میں زمین کو پھیلاتا۔

اصل احادیث میں الافلاک کا لفظ نہیں ہے اس لیے بعض محدثین نے اسے موضوع کہا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث کا مفہوم و مطلب ہی موضوع ہے۔ اسی لیے دیگر محدثین نے وضاحت کردی کہ ہے اس کے معانی صحیح ہیں۔

یہ کتاب ''حدیثِ لولاک'' حضور ﷺ کی بے مثلیت اور شان و عظمت نمایاں کرنے کے لیے شائع کی جارہی ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے جملہ اخراجات حضرت مولانا محمد علی نقشبندی صاحب شہاپورہ کی وساطت سے درج ذیل احباب نے ادا کیے ہیں۔

منجانب

۱۔ الحاج شیخ محمد نسیم صاحب مالک نقشِ لاثانی فلور ملز جی ٹی روڈ ٹیکسلا۔

۲۔ برادران گرامی الحاج سجاد احمد صاحب کھوکھر و جناب اعجاز احمد صاحب کھوکھر۔ میسرز اشرفیہ انڈسٹریز فیکٹری ایریا سیالکوٹ کی طرف سے اپنے علاوہ اور اپنے مشائخ و آباؤ اجداد اور عشاق رسول ﷺ کے ایصال ثواب کے لیے یہ کتاب بصد شوق و محبت شائع کی جارہی ہے۔

دعوتِ خیر

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ کی عمارت کے ساتھ ساتھ ایک عظیم الشان مسجد بھی زیر تعمیر ہے۔ آپ ان دونوں نیک کاموں میں مندرجہ ذیل طریقوں سے تعاون کر سکتے ہیں۔

○ عطیات اور ماہانہ، سہ ماہی یا ششماہی چندہ کی صورت میں بھی مسجد و مدرسہ کے لیے آپ عطیات جمع کروا سکتے ہیں۔

○ زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات، خیرات اور قربانی کی کھالوں سے جامعہ مجددیہ کی مدد کر سکتے ہیں۔

○ ہمارے اشاعتی پروگرام میں تعاون فرمائیں تاکہ آپ کی طرف سے یا آپ کے مرحومین (وفات شدہ بزرگوں) کی طرف سے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ یا کسی پمفلٹ کی مخصوص تعداد اصل لاگت سے خرید کر بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔

○ مسجد و مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصہ اپنے خرچہ سے تعمیر کرا دیں یا تعمیراتی سامان کا عطیہ دے کر اپنے لیے صدقہ جاریہ قائم فرمائیں۔

○ جامعہ مجددیہ کی لائبریری میں کتابوں کا عطیہ بھی آپ دے سکتے ہیں۔

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ